احرار

دنیا میں کوئی شخص بھی ایسا نہیں جو یہ کہے کہ میرا اور کسی اور کا مزاج ایک جیسا ہے۔ ہم مزاجی میں بھی تخلیقی فرق ہے۔ ایک چیز آپ کو مکمل پسند ہے مگر دوسرے کو اسی فیصد پسند ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مزاجوں، زبانوں اور رنگ روپ میں فرق رکھا ہے۔

ہم نے مجلس احرار اسلام کو پسند و اختیار کیا، جبکہ علماء کی جماعتیں بھی موجود تھیں۔ مگر "احرار" کی شان ہی نرالی تھی۔ ہم نے اپنے اکابر حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ، مولانا حبیب الرحمن لودھیانوی، چودھری افضل حق، شیخ حسام الدین، ماسٹر تاج الدین اور مولانا مظہر علی اظہر کو دیکھا تو یہ سب علماء نہ تھے مگر مجاہدین اسلام کے وارث و جانشین تھے۔ جماعت کی رہنمائی تو علماء کے ہاتھ میں تھی لیکن قافلۂ احرار میں مزدور، کسان، متوسط درجہ کے دکاندار، سفید پوش، علماء، دانشور، شاعر، ادیب اور ہر طبقہ کے افراد موجود تھے۔ جو رئیس تھے اس جماعت میں آکر فقیر ہو گئے۔

قافلہ احرار میں شامل کارکنوں اور رہنماؤں نے دس، پندرہ اور بیس سال قید کی سزائیں کاٹیں، مصائب برداشت کئے، اپنی دولت اور جاگیریں ایک مقصد عالی کی خاطر قربان کر دیں۔ وہ چاہتے تو سب کچھ بنا سکتے تھے۔ دولت جاگیر اور اقتدار تو ان کے قدموں میں رہا۔ مگر انہوں نے ان سب پر حکومت الٰہیہ کے قیام، عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ، منصب ازواج و اصحاب رسول کے تحفظ اور تردید و ابطال فتنہ مرزائیت و رافضیت کو ترجیح دی۔

ہیں احرار پھر تیز گام، اللہ اللہ
ہوئی تیغِ حق بے نیام، اللہ اللہ

جانشین امیر شریعت

حضرت سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ

ماخوذ، مقدمہ "مشاہداتِ قادیان" فروری ۱۹۸۷ء